خانقاہ پھلواری اپنے آئینہ میں

از

حضرت مولانا تطہیر احمد قادری صاحب
دار العلوم قادریہ رچھا۔ بریلی شریف، یو۔پی

شائع کردہ: آل نیپال مسلم جمعیت نیپال گنج، نیپال، فون نمبر 20466

مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ حنفیہ۔ پوسٹ بکس نمبر 21 جنکپور دھام نیپال

۲۔ رضا بک ڈپو۔ پریہار سیتامڑھی۔ بہار۔ بھارت

۳۔ مکتبہ قادریہ۔ دار العلوم نظامیہ۔ سورسنڈ۔ ضلع سیتامڑھی بہار۔ بھارت

۴۔ حضرت مولانا اشرف القادری۔ دار العلوم قادریہ رسیدیہ جیشور بازار۔ مہوتری۔ نیپال

۵۔ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب صدر المدرسین مدرسہ مظہر العلوم کٹھیا۔ مہوتری۔ نیپال

سنہ اشاعت ________ ۱۹۹۱ء

قیمت ________ 5/=

پیش لفظ

زیر نظر رسالہ خاتون پھلواری اپنے آئینہ میں حضرت مولانا قطبِ ہیم اوصد قادری کا ایک معلوماتی مضمون ہے جسے ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف سے ماہ جولائی ۱۹۹۰ء کے شمارہ میں شائع کیا تھا۔ مضمون چونکہ زمانہ کے لحاظ سے بہت ہی اہم اور ہر عوام و خواص کے لیے مفید تر ہے۔ بالخصوص خانقاہ مجیبیہ پھلواری کے مریدین کے لئے جو اب تک اس خانقاہ کو سنی سمجھتے رہے اور مرید ہوتے رہے اور دوسروں کو مرید کراتے رہے۔ وہ خانقاہ پھلواری کی حقیقت کو جان لیں اور گمراہی سے توبہ کر کے راہ حق مذہب اہل سنت و جماعت مسلک اعلیحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کو اختیار کریں۔

مجھے امید ہے کہ رسالہ کا مطالعہ جماعتی تعصب شخصیت پرستی، ذات و برادری کی گروہ بندی سے الگ ہو کر تلاش حق کے لئے کیا گیا تو اس حقیقت کا فیصلہ آسانی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے کہ شیخ

طریقت قاضی شریعت حضرت علامہ مفتی محمد جیش صاحب قبلہ بہ ربانی مدظلہ العالی مفتی اعظم نیپال شیخ الحدیث الجامعۃ الحنفیہ الغوثیہ جنک پور دھام۔ نیپال نے عالم اسلام کو موجودہ دور کے ایک بہت بڑے فتنہ خانقاہ پھلواری سے آگاہ کیا ہے اور گمراہی و ضلالت سے بچایا ہے اور سنیت کی سچی تصویر پیش کی ہے مولیٰ تعالیٰ اسلامیان عالم کو حق سمجھنے حق کہنے حق لکھنے حق پر چلنے حق اور اہل حق کی حمایت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم ۔

فقط والسلام

عبدالجبار المنظری سکریٹری جنرل آل نیپال مسلم جمعیت نیپال گنج (نیپال)

۱۲ رجب المرجب ۱۰ ہجری

وقت کا پیغام

آل نیپال مسلم جمعیت نیپال مسلمانوں کی واحد ملی تنظیم ہے جو اپنے قیام سے لیکر آج تک مسلمانوں کی صلاح وفلاح مذہبی وسیاسی بیداری کی کوشش کرتا رہا ہے اور اسلامیان نیپال کے درپیش مسائل کے حل کے لئے حکومت کو توجہ دلاتا رہا ہے اور بہت سے مسائل جمعیت کی کوشش سے حکومت نیپال نے حل بھی کئے آل نیپال مسلم جمعیت مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ بہت جلد نیپال میں مردم شماری ہونے والی ہے جو دس سال کے بعد ایک بار ہوتی ہے اس موقع پر آپ کو ہوشیار و بیدار رہنے کی ضرورت ہے مردم شماری رجسٹر میں آپ اپنا صحیح نام مذہب کے خانہ میں اسلام اور زبان کے خانہ میں اپنی زبان اردو لکھوایئے گھر کے کسی فرد کا نام چھوٹنے نہ پائے اس کا خیال رکھئے ہماری پالیسی کی سیاسی اہمیت کو سمجھئے اور اس پر خود بھی عمل

کیجئے اور دوسروں کی بھی رہنمائی کیجئے یہ ہمارا آپ کا اور سارے مسلمانوں کا ملی فریضہ ہے۔

والسلام

اپیل کنندہ

ٹھیکیدار برکت علی شاہ

صدر آل نیپال مسلم جمعیت نیپال گنج

نعیم الازہری آفس سکریٹری مسلم جمعیت

ماہنامہ فیض النبی نیپالگنج۔

(نیپال)

یہ ملک نیپال سے شائع ہونے والا پہلا اسلامی، ادبی اور اصلاحی رسالہ ہے۔

اس کی ترویج واشاعت کرنا آپکا ملی اور مذہبی فریضہ ہے

فیض النبی کا خریدار خود بھی بنیں اور دوسروں کو بنائیے۔

نعیم الازہری

خانقاہ پھلواری اپنے آئینہ میں

کہنے کو تو ان سے کہہ رہا ہوں حال دل مگر
ڈر ہے کہ شان ناز پہ شکوہ گراں نہ ہو

خانقاہ مجیبیہ پھلواری پٹنہ صوبہ بہار کیسی خانقاہ ہے اس سے متعلق چند کلمات خود ان کی مشہور و معروف کتابوں اور رسالوں سے اخذ کر کے پیش کر رہا ہوں جن سے غیر متعصب انصاف پسند ناظرین کو یقین کامل ہو جائے گا کہ مجیبیہ کے سجادگان اسلاف سے ایک صدی پیشتر کٹ چکے اور اہلسنت و جماعت سے اب ان کا کوئی تعلق نہیں رہ گیا کہ ان کے عقائد و خیالات بگڑ چکے افکار و نظریات عرصہ پہلے خراب ہو چکے وہابیت ندویت دیوبندیت کے بہت پہلے حامی بن چکے حتمی جزمی طور پر اس امر کا اندازہ مشکل ہے کہ اس خانقاہ میں بدعقیدگی اور خیالات کی گندگی کس زمانہ میں گھسی

مگر ذیل کا بیان امر واقع یقینی اور روشن حقائق پر مشتمل ہے جس کا انکار نہیں کر سکتا مگر وہ ضدی جو جان بوجھ کر اندھا بنے ہے

سور داسوں کا گلہ کیا ان کو دن بھی رات ہے
جان کر بنتے ہیں پھلواری عجب یہ بات ہے

آج سے ۹۰ سال پہلے شاہ عین الحق خانقاہ مجیبیہ پھلواری کے سجادہ پکے غیر مقلد وہابی بن گئے پھر بھی ان سور داسوں کے نزدیک متقی و پرہیزگار ہی رہی ہے۔ وہ منزلیں ہیں سب گم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے کہ امیر کارواں بھی ہے انہیں گم کردہ راہو میں

آثارات پھلواری ملقب باغبان وطن یہ کتاب شاہ شعیب مجیبی پھلواری شاگرد و خلیفہ خاص شاہ بدرالدین کی تالیف ہے و مجیبیوں معتبرات و متبرکات سے ہے اور شاہ محی الدین کے مطالعہ و مشاہدہ کے بعد چھپی ہے اسی کے صفحہ ۲۸۲ پر ہے کہ شاہ عین الحق۔ استاد کی تعلیم سے متاثر ہوئے اور حنفی مسلک کو چھوڑ کر غیر مقلد ہو گئے ۱۳۰۹ ھجری میں ترک سجادگی کر کے اپنی پوری زندگی تقوی و پرہیزگاری میں بسر فرمائی۔

اسی میں صفحہ ۹۱ پر ہے شاہ عین الحق نے مذہب اہلحدیث اختیار کر لیا۔ اور ترک سجادگی کر کے صاہرہ حکیم آباد ڈھاکہ

میں مقیم ہو گئے اور صفحہ ۲۳ پر ہے جب شاہ عین الحق کے عقائد میں انقلاب عظیم پیدا ہوا اور ترک سجادگی کی نوبت آئی اس طرح خانقاہ کا سارا نظام درہم برہم ہو گیا۔ مدرسہ مجیبیہ بھی سابقہ حال پر قائم نہ رہ سکا

اور انہیں کی کتاب غم پر ملال کے صفحہ ۳ پر ہے ۱۳۰۹ھ میں اختلاف عقائد کی بناء پر تمام رسم خاندانی و سجادگی کو بدعت قبیحہ جان کر ترک سجادگی کر کے اپنی سسرال میں مقیم ہو گئے اور تفسیر سورہ ق جو تصنیف شاہ عین الحق کی ہے جس میں مسائل اہل سنت کے خلاف بکواس ہی بکواس ہے اس کا تعارف ان کے بیٹے شاہ احمد حبیب ندوی جسے شاہ محی الدین کو بڑی محبت تھی لکھا ہے۔

اسی کے صفحہ پر ہے شاہ عین الحق آپ کی ولادت صفر ۱۲۸۷ھ پھلواری خانقاہ مجیبیہ میں ہوئی۔ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ متفقہ طور پر سجادہ نشین تسلیم کر لئے گئے خانقاہ اور اس کی مسند نشینی سے ۲۵ ذی قعدہ ۱۳۰۹ھ کو دست بردار ہو گئے اور اسی کے صفحہ پر ہے حق پر ثابت قدم رہنا ترکہ پدری ہے جماعت اہل حدیث نے بزرگ باپ کی جگہ اپنا امیر تسلیم کر لیا اور صفحہ پر ہے

مدرسہ احمدیہ دہابیہ کے اعزازی صدر المدرسین کی حیثیت سے آپ نے چند سال درس حدیث کے سلسلہ میں آرہ میں اقامت فرمائی وہیں آپ پر مرض فالج کا شدید حملہ ہوا ۱۱ جمادی الآخر ۱۳۲۲ھ روح نے جسم سے مفارقت اختیار کی۔ آپ کے حقیقی بھانجے شاہ محی الدین۔ امیر شریعت صوبہ بہار و سجادہ نشین خانقاہ مجیبیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ملخصاً۔

ناظرین! غور کریں شاہ عین الحق کا استاذ کون تھا اسی خاندان پھلواری کا ایک فرد جید الاستعداد بالغ نظر مولوی حکیم علی نعمت تھا جو مذہبا اہل حدیث غیر مقلد شاگرد رشید نذیر حسین دہلوی کا تھا۔ اس کی ولادت ۱۲۷۲ھ اور وفات ۱۳۱۱ھ ہے ان دونوں کو وہابیت کی آغوش میں پروان چڑھنے کو کس نے دی ایک اہم سوال ہے۔

آثارات پھلواری سے اتنا پتہ لگتا ہے کہ شاہ عین الحق کی سرپرستی شاہ بدرالدین کو حاصل تھی۔ تعجب بالائے تعجب یہ کہ پھلواری سے پھیرا جاکر ایک ایسے کھلے وہابی کی جس نے ۲۴ سال تک وہابیت پھیلاتا اور اہل سنت کے خلاف زہر اگلتا رہا اس کی نماز جنازہ شاہ محی الدین نے کیوں پڑھائی؟

نگاہ غور سے دیکھو تو عقدہ صاف کھل جائے
وفا کے بھیس میں بیٹھا تھا کوئی بے وفا ہو کر

(۲) شاہ بدرالدین ولادت ۱۲۶۸ھ وفات ۱۳۴۳ھ کو شاہ عین الحق کے بعد خانقاہ مجیبیہ کی سجادگی ملی

شعر دیکھئے اس بحر کی تہہ سے اچھلتا ہے کیا گیند نیلوفری رنگ بدلتا ہے کیا

اشارات پھلواری کے سنہ ۹۲ پر ہے ہفتم ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ میں آپ بدرالدین سجادہ مجیبیہ پر سجادہ نشین ہوئے اور کامل ۳۴ برس سجادہ نشین رہے ۔ اور سنہ ۹۴ پر ہے خدائے تعالیٰ نے قوم ملت کی طرف سے آپ کو امیر شریعت کا خطاب عطا فرمایا تحریک ترک موالات کے زمانہ میں علمائے صوبہ بہار و اڑیسہ نے امارات شرعیہ کے قیام کی ضرورت محسوس کی اور اس غرض سے ایک جلسہ ۱۹ر شوال ۱۳۳۹ھ میں بمقام پٹنہ محلہ سنگی مسجد میں منعقد ہوا ۔ باتفاق رائے تمام علمائے کرام نے آپ کو امیر شریعت منتخب کیا ۔ اور کل حاضرین نے سمع و طاعت کی بیعت کی ۔

اور حیات محی الملت والدین کے صفحہ ۳۳ پر ہے ۱۸ یا ۱۹ شوال

۱۳۳۹ھ مطابق ۲۵، ۲۹ جون ۱۹۲۱ء کو پٹنہ میں جمعیت علمائے بہار کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا ابوالکلام آزاد نے کی۔ اور سو سے زیادہ علمائے بہار کے اتفاق واتحاد سے حضرت مولانا شاہ بدرالدین پھلواروی امیر شریعت منتخب ہوئے۔

غم پر ملال کے صفحہ ۳۵ پر ہے ندوۃ العلماء کے تمام عمر آپ (بدرالدین) سرپرست رہے اور اس گوشہ نشینی میں جو خدمتیں ممکن ہوئیں کرتے رہے اور صفحہ ۳۶ پر ہے آپ ہمیشہ اعتدال پسند رہے کبھی کسی تحریکات میں غیر معتدل رویہ اختیار نہ فرمایا اور صفحہ ۱۲ پر ہے تحریک خلافت میں کس قدر دلچسپی لی ہے وہ قوم پر پوشیدہ نہیں۔

ناظرین سے گذارش کروں گا کہ تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات اور ندوۃ العلماء کی سرپرستی کے بارے میں فتاویٰ رضویہ جلد ششم اور دہم کا مطالعہ کریں۔ معلوم ہو جائے گا کہ یہ کن لوگوں کی جمعیت تھی۔ تحریک کون لوگ کر رہے تھے اور ندوہ کو فروغ کون کون لوگ دینا چاہتے تھے ان پر تعجب یہ بھی ہے کہ اپنے بیٹے شاہ محی الدین کو شاہ عین الحق غیر

مقلد بطلے وہابی کی نماز جنازہ کے لئے اجازت کیوں دی اور تحریک خلافت و ترک موالات میں شامل کیوں کر رہے ندوہ کی سرپرستی قبول کر کے عمر بھر اس کی خدمتیں کیوں کیں؟ شاہ بدرالدین نے ایک جلسہ اور فاتحہ فراغ کا پہلا جلسہ اپنے نور نظر لخت جگر قمرالدین اور نظام الدین کی دستار بندی کے لئے ۱۳۴۱ھ میں خانقاہ پھلواری کے اندر منعقد کیا اس مذہبی جلسہ میں جن علماء کو دعوت دی ان مدعوین میں عبدالماجد بدایونی بدبو دار وہابی سلیمان ندوی خلیفہ اشرف علی تھانوی، ظہور احمد بستوی دیوبندی جیسے بیدین بھی تھے۔ اشارت پھلواری کا صفحہ ۲۳۲ دیکھیں۔

اسی شاہ بدرالدین نے رشید احمد گنگوہی اور ابن تیمیہ کے لئے اپنی کتاب لمعات بدریہ میں رحمۃ اللہ لکھا ہے صدیق حسن خاں قنوجی ثم بھوپالی کو متبع سنت تحریر کی ہے اور رسالہ جواز وضع الشجرہ فی الکفن میں اس کو مرحوم، اور ابن قیم کو رحمۃ اللہ علیہ، لکھا ہے محمود الحسن دیوبندی کے مرید مناظر حسن گیلانی کو حزب البحر کی اجازت دی جیسا کہ حیات محی الدین صفحہ ۲۰ پر ہے اور رشید احمد گنگوہی کے مرید شمس الحسن کو اپنا مجاز بنایا جیسا اشارات پھلواری صفحہ ۹۶ میں لکھا ہے اسی مقام پر اس کے خلیفہ نے

رشید احمد گنگوہی کے نام قدس سرہ لکھا ہے ؎

دیکھو تو دل فریبی انداز نقش پا

موج خرام یار بھی کیا گل کتر گئی

غرض ان کی کتاب دیکھنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ عقائد میں جماعت نجدیہ وہابیہ کے ساتھ ہیں اور عرس و نیاز و فاتحہ و دیگر فروعیات میں اہلسنت کے ساتھ ؎

غضب ہے جس کو اب تک یہ سمجھتے ہیں کہ سنی

حقیقت میں نہ تھے سنی نہ صلح کلی تھے

۳ - شاہ محی الدین ابن بدر الدین ولادت ۳۰ ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ وفات ۲۹ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ اپنے والد کی جگہ خانقاہ پھلواری کے سجادہ نشین ہوئے۔ اور امارت شرعیہ کے جمعیۃ العلماء کے انتخاب سے امیر منتخب ہوئے اور ۲۳ سال تک علمائے دیوبند و وہابیہ کی جھرمٹ میں امارت شرعیہ کے امیر رہے۔

آثارات پھلواری کے صفحہ ۹۹ پر ہے ۱۹ صفر ۱۳۲۳ھ جمعہ کو پیر و مرشد کے فاتحہ چہارم کے دن آپ جانشین کئے گئے اور سجادہ مجیبیہ اور جنیدیہ کے زینت بنے۔ اور اسی کے صفحہ ۹۹ پر ہے۔

پیرو مرشد کے ۲۴ دن کے بعد جمعیت علماء اور امارت شرعیہ کے ارکان نے ۹ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ میں خانقاہ مجیبیہ کے اندر ایک عام جلسہ منعقد کر کے آپ کو امیر شریعت منتخب کیا گیا۔

حیات محی الدین ص۱۳ پر ہے آپ محی الدین جمعیت علماء کے ان ابتدائی کام کرنے والوں میں تھے جنہوں نے اپنے خون سے اس کی آبیاری کی تھی جمعیت کے خاص ارکان کے ساتھ اس کی تبلیغ واشاعت کے لئے گاؤں گاؤں دورہ کیا دور دراز کا سفر اختیار کیا کامل محنت وجانفشانی سے اس کے مقاصد کے انجام دہی میں مشغول رہے آخر تک اسی گرم جوشی کے ساتھ آپ جمعیت کے ممد ومعاون رہے اور آج ہم بجا طور کہہ سکتے ہیں کہ کتنے رفیق سفر تھک تھک کر اپنی جگہ پر بیٹھ رہے تھے مگر آپ نے عسر اور یسر دونوں میں جمعیت کا ساتھ دیا۔

اب شاہ محی الدین کی امارت نوازی کا بیان پڑھیے اور ان کی صلح کلیت پر ماتم کیجئے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ صوبہ بہار میں صرف امارت شرعیہ بہار ہی ایک ایسا اجتماعی منظم ادارہ ہے جو صحیح معنوں میں اسلامیان بہار کی مذہبی رہنمائی کا فرض انجام دے سکتا ہے اس ادارہ میں مقلد بھی ہیں

اور غیر مقلد بھی ہیں نیز دوسرے عقیدے کے مسلمان بھی ہیں سلام پر یہی ہر فرقہ کے علماء سے استصواب رائے کے بعد متفقہ طور پر فیصلہ ہوا کرے گا

حیات محی الدین ص۹۳ بحوالہ الہلال پٹنہ ۸ مارچ ۱۹۳۷ء

اور شاہ محی الدین کے مذہبی عقائد و خیالات کا بیان ۱۷۱ بریلوی ہے طبیعت میں اعتدال پسندی اور توسط ہمیشہ سے رہا اسی لئے اہل سنت کے اندرونی اختلافات میں اپنے اسلاف کی طرح آپ برابر اعتدال پسند رہے افراط و تفریط کو کبھی راہ نہ دی۔ چنانچہ دیوبندیوں اور بریلویوں کے عقائد میں آپنے توسط اور درمیانی راہ اختیار کی۔ ان دونوں جماعتوں کی افراط و تفریط کو آپ نے کبھی پسندیدہ نظر سے نہ دیکھا بیشتر بریلوی حضرات نے آپ سے علمائے دیوبند کی تکفیر کے متعلق سوالات کئے۔ آپ نے ان کو نہایت مدلل جواب دیئے اور بتا یا کہ میں ان حالات میں کسی طرح ان کی تکفیر کا قول نہیں کر سکتا۔

آپ نے بریلویوں کے مسئلہ تکفیر کی شدت سے مخالفت کی ایک بار تاج الدین صاحب بریلوی نے حضرت کے پاس میں

اسماعیل حاجی صدیق کا ایک مطبوعہ استفتاء بھیجا جس میں علمائے دیوبند کے کچھ اقتباسات پیش کرکے ان کی تکفیر کا فتویٰ طلب کیا گیا تھا حضرت نے اس کے جواب میں صاف لکھا جو استفتاء میمن اسماعیل حاجی صدیق قادری بمبئی کاٹھی نوری کا جناب نے ارسال فرمایا ہے اس کے متعلق گذارش ہے کہ ان اختلافات میں جو دیوبندیوں سے ہیں میں دیوبندیوں کو خاطی سمجھتا ہوں کافر نہیں کہتا جب سائل نے دوبارہ حضرت کو خط لکھا اور ان کے عدم تکفیر کی وجہ پوچھی تو آپ نے لکھا میمن اسماعیل حاجی صدیق نوری کے استفتاء کے متعلق جو میں نے تحریر کیا ہے یہی میرا مسلک ہے جن پیران کی غلامی و جاروب کشی اس فقیر کو حاصل ہے ان کا یہی مسلک تھا کہ جس شخص میں ننانوے وجوہ کفر پائے جائیں اور ایک وجہ ایمان کی ہو تو اس کو مسلم ہی سمجھنا چاہیئے جماعت دیوبندیہ تاویلات پیش کر رہی ہے اور اپنی برات کفر سے کر رہی ہے جس کی جناب کو مجھ سے زیادہ اطلاع ہوگی۔ تمام علمائے اسلام عرب و عجم دیوبندیوں کی تکفیر میں متفق نہیں ہیں اس فقیر کے علم میں بہتیرے علماء گذرے اور موجود ہیں جو مسائل میں دیوبندیوں کے خلاف ہیں لیکن تکفیر نہیں کرتے یہ فقیر بھی انہیں لوگوں کا ہمنوا اس معاملہ میں ہے۔“

مولوی جی کہو خدا لگتی کچھ
مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

سنیت اور بریلویت کا دعوی کرتے ہوئے مجیبوں کی حمایت کرنے والے اپنے مقتداء اور بزرگ کے مذہبی عقائد و خیالات میں غور و فکر کرکے اپنا فیصلہ کرو تمہاری رضویت اور بریلویت اور سنیت رخصت ہوئی یا نہیں اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ آنکھ موند کے تحاشہ دوڑنے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے کہ ٹھوکر کھاتا ہے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرتا ہے

دل نے جس راہ لگایا تو اسی راہ چلا
وادی عشق میں رہزن کو رہبر سمجھا

اور اسی میں ص ۱۷ پہ ہے اکابر و اسلاف کے عقائد میں بھی آپ (محی الدین) نہایت مستحکم خیال رکھتے تھے۔ بریلویوں اور دیگر جماعت کے لوگوں نے مختلف اوقات میں مختلف سوال کئے آپ نے سب کا جواب دیا اور حق و صداقت کے اصول سے ایک انچ نہ ہٹے

اور ص ۱۶ پہ ہے خلافت کمیٹی جیسی باغی حکومت انجمن

میں اعلانیہ حصہ لیا۔ اور ۱۹۱۹ء سے جمعیۃ العلماء کے آپ زبردست
حامی رہے اور ۱۹۱۰ء سے اپنے ماموں زاد بھائی شاہ احمد حبیب
احمد صاحب ندوی وبانی سے بھی آپ بیحد محبت رکھتے تھے اور
۱۹۱۷ء سے خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے بھی آپ کے اچھے تعلقات
تھے۔ اور ۱۹۰۸ء سے علامہ سید سلیمان ندوی صاحب سے گہرے
تعلقات تھے خطوط میں برابر حضرت کو شیخ واستاذ کے الفاظ سے
مخاطب کرتے رہے اور حضرت بھی ان کے ساتھ بڑی محبت سے
پیش آتے تھے۔ غرض احمد سعید دہلوی ہو یا عطاء اللہ بخاری
یا کفایت اللہ دہلوی، یا ابو القاسم بنارسی یا عبد العلیم صدیقی یا عبد الباری
لکھنوی یا عبد الباقی فرنگی محلی یا شیخ محمد بن سالم مدنی یا عبد الماجد بدایونی
یا فخر الدین الہ آبادی یا مناظر حسن گیلانی کھرے کھرے سب ان
کے دوست اور اکثر ان کے گھر کے مہمان ۔

ہم بدلنا چاہتے تھے نظم میخانہ تمام
آپ نے بدلا ہے لیکن صرف میخانہ کا نام

لوگو! رضوی بننے والو سمجھو، غور کرو، عبرت پکڑو اپنی
ناکردنی سے توبہ کرو اور ایسوں کی حمایت سے باز آجاؤ اور
آنکھوں سے حسد وبغض اور تعصب کی پٹی ہٹا کر دیکھو کہ یہ کس کے

حمایتی اور ساتھی ہیں اور ان کا کس سے داد و اتحاد ہے اور کس سے الفت و محبت اور عقیدت و ارادت ہے۔

خدا توفیق بخشے تو تعصب چھوڑ کر لوگو
حجابات نگاہ دل الٹ کر دیکھتے جاؤ

۴۔ شاہ امان اللہ اپنے والد شاہ محی الدین کے جانشین اور صاحب سجادہ خانقاہ مجیبہ ہوئے۔

تھانوی، نانوتوی گنگوہی اور انبیٹھوی کے بارے میں ان کا خیال تھا اس کے متعلق دارالافتاء خانقاہ مجیبہ پھلواری کے مفتی ہلال احمد ۳۔ ۱۔ ۸۸ء کو ایک استفتاء کے جواب میں لکھا اس کا اقتباس پیش کر دیتا ہوں لکھا ہے کہ علماء دیوبند کی تکفیر کے مسئلہ میں ہمارے حضرت قطب ربانی شاہ امان اللہ قادری کا ہمیشہ ایک خیال رہا ہے اور وہ عدم تکفیر ہے حضرت نے کبھی علمائے دیوبند کی تکفیر کا حکم نہیں دیا حضرت اقدس ان کو مسلمان سمجھتے تھے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں نجدی امام کے پیچھے نمازیں ادا فرمائیں حضرت اقدس بریلویوں کے پیرو نہیں تھے کہ اور لوگوں کی طرح سے۔ بریلوی مولویوں کی ہر صحیح و غلط باتوں پر آمنا و صدقنا کہتے اہل خانقاہ سے زیادہ حضرت

کے افکار وخیالات سے کوئی دوسرا واقف نہیں ہو سکتا ضرورت پڑے تو ان کے خطوط بھی پیش کئے جا سکتے ہیں جس میں واضح طور پر حضرت نے عدم تکفیر کا خیال ظاہر فرمایا ہے جو مریدین ومتوسلین ذہنی وقلبی طور پر اپنے شیخ ومرشد کے بجائے بریلویوں سے قریب ہیں اور اپنے ہر معاملہ میں آزاد ہیں حضرت کو بعض مریدوں کے متعلق معلوم تھا کہ وہ تکفیر کرتے ہیں لیکن ان کو حضرت کی طرف سے اس کی اجازت نہ تھی بلکہ ان کو حضرت نے سمجھایا اور جب ان کی بات نہ مانی تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا تھا یہ سب باتیں عقیدہ کی کمزوری اور ارادت کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں مجیبیوں کو حضرت محبوب الٰہی جیسا پیر تو ضرور ملا مگر امیر خسرو جیسے مرید کم سے ملے البتہ اس شخص کی بات ہی الگ ہے جو اپنے شیخ اور اپنے خانقاہ کے مسلک وروایات سے بے نیاز ہو گیا ہو۔

اور مولانا قمر الہدیٰ قائل رضوی حسینی خطیب مدینہ مسجد ساکن لہریا ضلع سیتامڑھی نے زبانی اور تحریری بیان دیا۔ بتایا کہ میں شاہ امان اللہ سے مرید تھا۔ اور پھلواری مدرسہ مجیبیہ میں پڑھتا تھا۔ ایک روز خلوت میں دریافت کیا کہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے مسلک پر عمل کروں یا نہیں؟ تو جواب دیا مولانا احمد رضا نے دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے ہم ایسا نہیں کرتے کیونکہ

وہ بھی امام اعظم کے پیرو ہیں اس لئے آپ میرے عقیدہ پر چلیں اور فرمایا کہ میں دیوبندیوں کو مسلمان سمجھتا ہوں اور ان کے علماء کی اقتداء کرتا ہوں آپ میرے مرید ہیں آپ کو میری پیروی کرنی لازمی و ضروری ہے۔ بس میں واپس آ کر بیعت توڑ دیا اور دوسرے حضرت علامہ مفسر قرآن پیر طریقت حضور پر نور سید شاہ ظہور الحسن احمدی سادات پور سیوان خلیفہ مفتی اعظم ہند سے مرید ہو کر دجال کے پھیرے سے نکل کر خالص اہل سنت وجماعت یعنی امام اعلیحضرت کا پیرو ہوا یہ واقعہ ۱۳۸۹ھ میں پیش آیا پھر بریلی شریف جاکر فراغت کے بعد واپس ہوا۔ میرے بعد مولانا سلیمان لہرپا شریف اور چند اشخاص سب پھلواری کی بیعت توڑ دیئے انتہٰی بیانہ۔

ناظرین تباش کیا ایسے کو خانقاہی قبا زیب دیتا ہے کیا اس کے حق میں یہ نہیں کہا جا سکتا۔

راہ زن خضر راہ کی قبا چھین کر
رہنما بن گئے دیکھا دیکھی

۵۔ شاہ عون احمد برادر زادہ و داماد و شاگرد و مرید و خلیفہ شاہ محی الدین سجادہ خانقاہ مجیبیہ یہ اپنے پیر کی طرح وہابیہ تھانوی نانوتوی گنگوہی انبیٹھی کو مسلمان جانتے ہیں

ان کی تکفیر کے قائل نہیں انہوں نے ایک فتویٰ میں تحریر دیا کہ علمائے دیوبند و فضلائے دیوبند نیز علمائے ندوۃ العلماء و فضلا نیز علماء جمعیۃ العلماء ان تمام حضرات کی اقتداء میں نماز پنجگانہ جمعہ اور عیدین سب جائز ہیں ان سے راہ و رسم رکھنا بھی صحیح اور درست ہے ان کا یہ فتویٰ ہمالہ ہفتہ وار سنہری باغ پٹنہ نمبر ۳ دسمبر ۶۷ء میں طبع ہو چکا ہے اور ماہنامہ المجیب ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ میں حق و اعتدال کی راہ کے عنوان سے شاہ عون کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں انہوں نے لکھا ـــ

اسی ہندستان میں ایک ڈیڑھ صدی قبل جبکہ دیوبندیت اور بریلویت منصہ شہود پر نہیں آئی تھی کیا کفر و فسق ساری اور شرک و بدعت نوازی کا یہی حال تھا جو آج ہم اور آپ دیکھ رہے ہیں۔ پھر چند سطر کے بعد لکھا ہے پہلے علماء مشائخ جو مستند خانوادے یہاں تھے ـــ ان کا مسلک توسط اور اعتدال ہی کا تھا انہوں نے کبھی افراط و تفریط میں حصہ نہ لیا اور نہ اس کو پنپنے دیا اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے جو لوگ ہیں وہ اسی مسلک کو ایک متاع عزیز کی طرح اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہیں کون نہیں جانتا کہ یو پی میں فرنگی محل کا مشہور علمی و دینی خانوادہ اور بہار

میں پھلواری شریف کا علمی وعرفانی خانوادہ اعتدال وتوسط ہی کا مسلک رکھتا ہے نہ وہ کسی کو کافر کہتا ہے اور نہ بدعتی و مشرک انتھی۔

شاہ عون اپنی کتاب حیات محی الدین میں صفحہ ۱۹۰ پر ابوالکلام آزاد اور ابوالمحاسن محمد سجاد اور محمد علی سجادہ نشین اور اپنے دادا بدرالدین سجادہ نشین خانقاہ مجیبیہ کو خیالات سے متقلب کیا ہے اور صفحہ ۔۔ پر عبدالصمد رحمانی نائب امیر شریعت کو اپنا محترم اور بزرگ لکھا ہے اور صفحہ ۲۲۳ پر اشرف علی تھانوی کے لئے علیہ الرحمۃ تحریر کیا ہے اور اپنی کتاب کا مقدمہ مناظر حسن گیلانی سے لکھوایا ہے اور شاہ نجیب خلیفہ شاہ بدرالدین نے بھی اپنی کتاب آثارات پھلواری موسوم باعیان وطن کا مقدمہ مناظر حسن گیلانی ہی سے تحریر کرایا ہے اور اس کے نام کے ساتھ دامت برکاتہم لکھا ہے پھر ۲۴ پر لکھا کہ ان کی ذات میری تصنیف سے بہت بلند وبالا ہے

یہ مجیبی پھلواری وہابی ہو یا دیوبندی یا رافضی ان کے ناموں کے ساتھ قدس سرہ یا علیہ الرحمۃ ضرور لکھا ہے الحاصل ان کی کتابوں اور رسالوں کے دیکھنے سے اظہر من الشمس وابین من الامس

ہوجاتا ہے کہ اہل پھلواری و ذمہ داران پھلواری
وسجادگان پھلواری کا مسلک و مذہب صلح کل ہے اور بددینوں
کے دوست جیسا کہ شاہ محی الدین اور عون احمد کی مذکورہ
تحریروں سے واضح ولائح ہے مشتے نمونہ خروارے کے طور پر
صرف ان پانچوں کے ذکر اکتفا کرتا ہوں ۔

وفا کے بھیس میں بیٹھے ہیں پانچوں بیوفا ہو کر ۔

مذکورہ بالا بیان خود ان کی کتابوں، رسالوں اور فتوؤں
کے حوالے سے تھا اب اہل سنت کے مقتدر اور معتبر علماء کرام
کی زبانی بیان سے آگہی حاصل کریں ۔

شیر نیپال مفتی اعظم نیپال قاضی شریعت امانت شرعیہ
مولانا واولینا جیش محمد صاحب الصدیقی البرکاتی دامت برکاتہم
القدسیہ شیخ الحدیث الجامعۃ الحنفیہ الغوثیہ جنکپوری نیپال
نے بیان فرمایا کہ آج سے تقریباً ۲۵ سال قبل جب میں دامودرپور
مدرسہ علیمیہ انوار العلوم میں زیر تعلیم تھا تو مولانا علاؤ الدین صاحب
تیغی مظفرپوری سے سنا کہ شاہ محی الدین پھلواری علمائے
دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے پھر جب منظر اسلام بریلی شریف تحصیل
علم کو حاضر ہوا تو وہاں معلوم ہوا کہ اہل پھلواری کے عقائد بگڑے ہوئے ہیں

پھر جب دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور بغرض تعلیم آیا تو یہاں بھی معلوم ہوا کہ پھلواری والوں کے عقائد فاسد ہو چکے ہیں اس کی مزید تحقیق کے لیے اسی سن فرصت کے وقت خانقاہ پھلواری آیا اور میرے ساتھ مولانا اختر حسین صاحب مظفر پوری مفتی کچھوچھ راجستھان مولوی عبدالحمید نیپالی مولوی ساجد القادری نیپالی تھے۔ اور مولانا عبدالجبار منظر القادری الکانی ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض النبی فاتح نیپال گنج اس وقت مدرسہ مجیبیہ پھلواری کے اندر تعلیم پا رہے تھے اور شاہ امان اللہ کے مرید بن چکے تھے۔ ہونے والی گفتگو کے وقت حاضر آ گئے شاہ عون احمد کے والد شاہ نظام الدین سے علمائے دیوبند کے بارے میں یوں گفتگو شروع ہوئی کہ علمائے بریلوی اس خانقاہ سے کیوں بدظن رہتے ہیں تو جواب دیا علمائے بریلی اپنے آپ سے بھی بدظن رہتے ہیں اور میں بتا دوں کہ میں کیوں بدظن رہتے ہیں کہ اس لئے کہ ہم لوگ علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے پھر اس مسئلے پر تضیع اوقات کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ اس کے بعد اور دیگر لوگوں سے اس

سلہ نہ ہر تک

مسئلہ سے متعلق باتیں ہوئیں سب کا حاصل یہی تھا کہ وہ لوگ علمائے دیوبند وہابیہ کی تکفیر کے قائل نہیں پھر ایک سال کے بعد خانقاہ پھلواری گیا شاہ عون سے ملاقاتیں ہوئیں میں نے کہا کہ علمائے دیوبند جیا د بہشتی میلاد و قیام فاتحہ و نیاز وغیرہ کے خلاف لکھا اس کو کفر کہتے رہیا اس کا جواب ہم لوگ کیا دیتے ہیں آپ علماء دیوبند کے بارے میں کیا کہتے ہیں جواب دیا کہ ان کی عبارتیں گندی ہیں کفری نہیں اور اس کی تاویل ہے کہا ابھی فرصت نہیں ہے میں نے کہا ماہنامہ المجیب میں یہ بات شائع کر دیں کہ ان کی یہ باتیں گندی ہیں تاکہ عوام کو گمراہی سے بچایا جا سکے اس کا جواب یہ ملا کہ ہمارے اسلاف کا یہ طریقہ نہ رہا۔ پھر ایک سال بعد گیا۔ پھر شاہ عون احمد اور فخر الحسن وغیرہ سے ملا تو عون احمد کا جواب وہی خشک تھا

فخر الحسن نے کہا کہ علمائے بریلی افراط کی طرف گئے اور علمائے دیوبند تفریط کی طرف اور خیر الامور اوسطہا ہمارا مسلک ہے۔ جب علمائے پھلواری کا علماء دیوبند کی تکفیر سے انکار یقینی قطعی آفتاب سے زیادہ روشن اور جلی طور سے ثابت ہو گیا تو وہاں سے مرید ہونے کا ارادہ

ترک کر دیا اور وہاں کے مریدوں کی بیعت توڑوانی شروع کردی

نیز مفتی اعظم نیپال کا بیان ہے کہ شارح بخاری علامہ مولانا شریف الحق صاحب، امجدی صدر مفتی دارالافتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور نے فرمایا کہ امان اللہ علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کرتا اور اس کا تحریری ثبوت موجود ہے میں نے اس کی تحریر دیکھی ہے

پھر مولانا عبدالواجد صاحب مدظلہ العالی مفتی ہالینڈ و سابق مفتی ادارہ شرعیہ پٹنہ (بہار) و دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف سے معلوم ہوا کہ شاہ محی الدین علمائے دیوبند کی تکفیر کے قائل نہیں تھے اس کے بعد سلطان المناظرین امین شریعت ادارہ شرعیہ پٹنہ بہار حضرت مولانا رفاقت حسین صاحب علیہ الرحمۃ و الرضوان سے بھی آگہی حاصل ہوئی کہ پھلواری والوں کے عقائد و خیالات بگڑ چکے ہیں۔

اور آج سے بیس برس پہلے پٹنہ لون میدان مسجد میں ۷، ۸ سال تراویح پڑھانے کا اتفاق ہوا تو وہاں بھی بہت سے لوگوں سے خانقاہ پھلواری کے افکار فاسدہ و خیالات باطلہ سے متعلق باخبر ہوا۔ مولانا عبدالرحمان ابن مولانا ولی الرحمان علیہ الرحمہ پوکھریروی نے بتایا کہ شاہ بدرالدین

کی ایک مجلس میں موجود تھا ان سے کسی نے پوچھا کہ علمائے دیوبند

وہابیہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو فرمایا میں تفریق

بین المسلمین پسند نہیں کرتا ۔

اور محب رسول مجیبی پرنسپل دار العلوم حمیدیہ قلعہ

گھاٹ در بھنگہ نے بتایا کہ میں مدرسہ مجیبیہ پھلواری میں پڑھا

بھی ہوں اور شاہ محی الدین کا مرید خاص بھی ہوں میرے

پیر شاہ محی الدین علمائے دیوبندیہ کی تکفیر کے قائل نہ تھے

اور حضرت علامہ مولانا مفتی مطیع الرحمان صاحب

نوری برلوی سابق مفتی ادارہ شرعیہ پٹنہ بہار سے اثناء

گفتگو یہ کہتے سنا کہ تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند

علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے تھے ۔ اہل پھلواری بدالدن

سے بگڑے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اسلم صاحب

جامعہ قادریہ مقصود پور حضرت علامہ مولانا مفتی عبد

الواجد صاحب مفتی ہالینڈ حضرت علامہ و مولانا محمد محبوب

رضا صاحب روشن القادری پرنسپل دار العلوم حمیدیہ

قلعہ گھاٹ در بھنگہ بھی موجود تھے ۔

ان کے علاوہ بے شمار حضرات اور پھلواری کے

انگنت مریدوں سے معلوم ہوا کہ علمائے پھلواری علمائے دیوبند کے تکفیر کے قائل نہیں ۔

اشرف علی تھانوی جس نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو جانوروں پاگلوں بچوں کے علم سے تشبیہ دیا قاسم نانوتوی جس نے اپنی کتاب تحذیر الناس کے اندر حضور ؐ کے خاتم النبیین یعنی آخر نبی ہونے سے انکار کیا ہے رشید احمد گنگوہی خلیل احمد انبیٹھی جنہوں نے براہین قاطعہ میں شیطان کی وسعت علمی کو مانا اور حضور ؐ کے وسعت علمی سے انکار کیا یہ مذکورہ اشخاص بھی سجادگان پھلواری کے نزدیک مسلمان ہیں اور حدیث کے خدمت گذار اور علوم دینیہ کی ترویج و اشاعت کرنے والے حالانکہ اپنے اقوال ملعونہ صریحہ کفریات فاضحہ واضحہ کی بناء پر ضرور بے دین کفار مرتدین ہیں ایسے کہ جو ان کے ان کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفر میں شک کرے اور انہیں کافر نہ جانیں وہ خود کافر

نیچے کیوں کر نہ ہے سب کار الٹا
تم اپنے بات الٹی یار الٹا

مسلمان پر اس حکم کو ماننا فرض قطعی ضروری اور ان کے مطابق عمل کرنا حکم شرعی لازم جس نے تھانوی، نانوتوی گنگوہی انبیٹھی گستاخان بارگاہ محبوب ذوالجلال والجاہ ہیں ایسے لوگ باجماع امت کفار و مرتدین ہیں

حسام الحرمین صفحہ ۱۳ پر ہے

وبالجملۃ ھؤلاء الطوائف کلھم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمین وقد قال فی البزازیۃ والدرر والغرر والفتاوی الخیریۃ ومجمع الانھار والدر المختار وغیرھا من معتمدات الاسفار فی مثل ھؤلاء الکفار من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر

وقال فی الشفا شریف ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام من الملل او وقف فیھم او شک اھ

وقال فی بحر الرائق وغیرہ من حسن کلام اھل الاھواء وقال معنوی او کلام لہ معنی صحیح ان کان ذالک کفرا من القائل کفر المحسن اھ وقال الامام ابن حجر فی الاعلام اعنی فصل الکفر

المتفق علیہ بین ائمتنا الاعلام من تلفظ بلفظ الکفر یکفر وکل من استحسنہ او رضی بہا یکفر فالحذر الحذر ابیھا الماء والمدر فان الذین اعزوان الکافرا یوقردان الضلال اہم ما یحذرو ان الشر اجابب للشر وان الساعۃ اوھی حاس فصنع دانی اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفہ سب کے سب کافر ومرتد ہیں باجماع امت سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاوی خیریہ ومجمع الانہر ودر مختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے اور شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بد دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس کے کہنے والے کی وہ بات کفر تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا ۔

امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی فصل ہیں جس میں وہ

باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے آئمہ کا اتفاق
ہے۔ فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ بات کہے وہ کافر ہے
اور اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر
ہے۔ ہاں ہاں احتیاط احتیاط ارے مٹی اور پانی کے
پتلے بلاشبہ تمام چیزیں جو پسند کی جائیں دین ان سب سے
عزت والا ہے اور بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی۔
اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے اہم ہے اور بیشک
ایک شر دوسرے شر کو نہایت کھینچ لانے والا ہے اور
بے شک قیامت سب سے زیادہ وحشت والی اور
سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف بھاگو
اور نہ بدی سے پھرنا نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے
فتاوی رضویہ جلد پنجم ۱۳۹ پر ہے اور اگر ایسے عقائد
خود نہیں رکھتا جیسا کہ دیوبندی اور وہابی رکھتے ہیں)۔
مگر گمراہ وہابیہ یا مجتہدین روافض خذلھم اللہ
تعالیٰ کہ وہ عقائد رکھتے ہیں انہیں امام و پیشوا یا
مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقیناً اجماعاً خود کافر ہے کہ
جس طرح ضروریات دین کا انکار کفر ہے۔ یونہی ان کے منکر

کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔ انتھیٰ

فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۹ پہ ہے حلوا لف مذکورین وہابیہ و نیچریہ و قادیانیہ و غیر مقلدین و دیوبندیہ و چکڑالویہ خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کفار و مرتدین ہیں ان میں ایک آدھ اگرچہ کافر فقہی تھا اور صدہا کفر اس پہ لازم تھے جیسے نمبر ۱۲ والا دہلوی۔ مگر اب اتباع و اذناب میں اصلاً کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر کلامی نہ ہو ایسا کہ من شک فی کفرہ فقد کفر۔ جو ان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور چند سطر بعد فرمایا ان کے پیچھے اقتداء باطل محض ہے کما حققناہ فی النھی الاکید ان سب کی کتب کا مطالعہ حرام ہے مگر عالم کو بغرض رد ان سب میں میل جول قطعی حرام، ان سب سے سلام و کلام حرام انھیں پاس بٹھانا حرام، اور ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت، حرام، مر جائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل و کفن دینا حرام۔ ان کا جنازہ اٹھانا حرام ان پر نماز

پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام، انہیں ایصال و ثواب کرنا حرام، غسل نماز جنازہ کفر،

اور ص۹۹ پر ہے جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان سے محبت رکھے وہ انہیں کی طرح کافر ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ومن یتولہم منکم فانہ منہم۔ پھر فرمایا جب ان کو مسلمان سمجھنا درکنار ان کے کفر میں شک کرنا کفر ہے تو معاذ اللہ انہیں عالم دین یا پیر دُے سنیہ سمجھنا کس درجہ اخبث کفر ہو گا۔

وذالک جزاء الظالمین انتھی

کلام الامام رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا

"نہ کفر کرتے نہ تکفیر ہوتی

رضا کی خطا اس میں سرکار کیا ہے؟

اور بہار شریعت حصہ اول ص۵۵ پر ہے جو کسی کافر کے لئے اس کے مرنے کے بعد اس کی مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو

کو بیکنٹھ باشی کہے وہ خود کافر ہے۔ مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذاللہ کفر پر ہوا۔ تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے نہ ہو مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے۔ کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔ خاتمہ پر بنا روز قیامت اور ظاہر پر مدار حکم شرع ہے ؎

من آنچہ شرط بلاغ است با تو گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

یہ وہ حقائق ہیں جو ہدایت و معلومات کے لئے معرض تحریر میں آئے ہیں کسی کی تضحیک و استہزاء مقصود نہیں۔ اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا اس لئے یہ چند سطور نذر ناظرین کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وھو یھدی من یشاء الی صراط المستقیم۔

قارئین خود فیصلہ کریں۔ علماء کرام اور مفتیان عظام فرماتے ہیں کہ کسی پیر یا استاذ یا عالم کی عزت کی جاتی ہے۔ تو اس کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ حضور اقدس سے تعلق و نسبت رکھنے والا ہے مگر جب انہیں کا نہیں رہا پھر کیسی عزت اور اس سے کیسا تعلق۔ بارگاہ رسالت کے گستاخوں کی تکفیر نہ کرنے والوں کے ساتھ کسی قسم کی عقیدت محبت نہیں رکھنی چاہیئے۔ خواہ وہ والد یا استاذ یا پیر و مرشد ہی کیوں نہ ہو۔ اور خدانخواستہ دانستہ یا نادانستہ شان اقدس میں بے ادبی سرزد ہو گئی یا قائلین عدم تکفیر وہابیہ یا ان سے مرید ہونے والوں کی تائید کر بیٹھا تو فوراً توبہ کرے۔ کیونکہ اس معاملہ میں ضد ہمیشہ کی ہلاکت و بربادی کا باعث ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر بالسر والعلانية بالعلانية۔

جب تو بدی کر بیٹھے تو فوراً توبہ کر خفیہ کی خفیہ اور اعلانیہ کی اعلانیہ (رواہ الامام احمد فی الزھد)

زیر آیت الم ۵ ج ۲ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون ۰

اعلیحضرت قدس سرہ تمہید ایمان کے صفحہ پر فرماتے ہیں کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کی ۲ باتیں ضرور ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم۔ تو اس کی آزمائش کا یہ صحیح طریقہ ہے۔ کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت، کا علاقہ ہو جیسے تمہارے باپ تمہارے استاذ، تمہارے پیر تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب تمہارے بڑے تمہارے اصحاب تمہارے مولوی، تمہارے حافظ تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد جب وہ محمد رسول اللہ صلعم کی شان اقدس میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت کا نام ونشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ۔ دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو ان کی صورت ان کے نام سے نفرت کرو۔ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو۔ نہ اس کی مولویت

شخصیت بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص انہیں کی شان میں گستاخ ہوا۔ پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا۔ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں کیا بہتیرے یہودی، جبے نہیں پہنتے، عمامے نہیں باندھتے تھے اس کے نام علم اور ظاہری فضل کو لے کر کیا کریں۔ کیا بہتیرے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی۔ اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے بد سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا نہ مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی۔ تو تمہیں انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے مسلمانوں۔ کیا جس دل میں محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہو گی وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا۔

اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو

کیا جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا۔ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو۔

للہ اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی بات سنو!

انتھی کلام الامام رضی اللہ عنہ ارضاہ عنا۔

گر نیاید بگوش رغبت کس

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

وما علینا الا البلاغ والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المکرمین وعلماء ملتہ اجمعین ٥۔